نوٹس: دُروس البلاغہ سوالاً جواباً

مؤلف: احمد نواز قادری عطاری

مزید نوٹس کے لیے رابطہ کریں:

← 0302-4154930 یا گوگل پر اُردو میں سرچ کریں:

احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس

AL- FAREED ONLINE ACADEMY

کلماتِ آغاز

الحمد للہ "**الفرید آن لائن اکیڈمی**" بہت ساری درسی کتب کے سوالاً جواباً نوٹس بنا چکی ہے، بالخصوص تخصص یعنی مفتی کورس میں پڑھائی جانے والی کتب کے آسان فہم نوٹس اور تراجم۔ ہمارا یہ سلسلہ آگے جاری ہے، ان شاء اللہ ہم مکمل درس نظامی کتب کے نوٹس شائع کریں گے تاکہ طلبا و طالبات کے لیے امتحان دینا آسان ہو جائے۔

ہمارے بنائے ہوئے نوٹس کی خصوصیات:

← بورڈ کے سالانہ امتحان کے مطابق۔

← سوالاً جواباً، آسان فہم۔

← طوالت سے پاک۔

← تھوڑے ٹائم میں مکمل تیاری۔

← باقاعدہ کسی جامعہ میں نہ پڑھنے والے طلبا کے لیے بہت مفید۔

← پوری کتاب کا چند صفحات میں مکمل خلاصہ۔

← اہم اور ضروری ابحاث کا ذکر۔

نوٹ: ذہین اور باقاعدہ مدارس میں پڑھنے والے طلبا صرف ان نوٹس پر اقتصار نہ کریں بلکہ سو فیصد کامیابی اور ایک کامیاب مدرس بننے کے لیے کتاب کی طرف ضرور مراجعت کریں۔

العبد الفقیر احمد نواز قادری عطاری

دروس البلاغہ کے نوٹس

سوال: دروس البلاغہ کے مصنف کا مختصر تعارف بیان کریں؟

جواب: درج ذیل ہے:

دروس البلاغہ کے مصنف کا تعارف

دروس البلاغہ کسی ایک مصنف کی کتاب نہیں بلکہ اس کو لکھنے والے چار مصنفین ہیں: حفنی ناصف، سلطان محمد، محمد دیاب، مصطفیٰ طموم۔

دروس البلاغہ

دروس البلاغہ اگرچہ نئی تالیف شدہ کتاب ہے لیکن علم بلاغت کے ابتدائی اصول و قوانین اس میں جامع اور مختصر انداز میں بیان کئے ہیں اس لئے ابتدائی طلباء کے لئے یہ کتاب بہت اہمیت کی حامل ہے۔ مدارس میں سبقاً پڑھائی جاتی ہے اور اس کی کئی شروحات بھی لکھی جاچکی ہیں۔

عربی شروحات:

شموس البراعہ۔ معین العروض (جامعہ اشرفیہ مبارک پور، انڈیا)۔

اردو شروحات:

تفہیم البلاغہ (محمد صدیق ہزاروی، مکتبہ اہل سنت جامعہ نظامیہ لاہور)۔سوالات دروس البلاغہ (محمد گل ریز مصباحی، مدناپور بریلی شریف)۔مصباح البلاغہ شرح دروس البلاغہ (مولانا لیاقت علی رضوی، شبیر برادرز لاہور)۔نصیر البلاغہ (ظفرالرحمن نعیمی ، نعیمیہ بک سٹال لاہور)۔خلاصۃ البلاغہ (شہباز رضا عطاری، الغنی پبلشرز کراچی)۔اغراض دروس البلاغہ (محمدیوسف قادری ، شبیربرادرز لاہور)۔انوار دروس البلاغہ (عبدالرزاق قادری، پروگریسوبکس لاہور)۔جمال البلاغہ شرح دروس البلاغہ ، محمد فیاض چشتی، پروگریسوبکس لاہور)۔

فصاحت کالغوی معنی کیاہے؟

جواب: فصاحت کا لغوی معنی بیان اور ظہور ہے۔ جب کسی بچے کا کلام واضح اور ظاہر ہو جائے تو کہا جاتا ہے: أَفْصَحَ الصَّبِيُّ فِي مَنْطِقِهِ۔

سوال: فصاحت کی اصطلاحی تعریف کیاہے؟

جواب: اصطلاح میں فصاحت کلمہ، کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

سوال: کلمہ میں فصاحت کیاہے؟

جواب: کلمہ میں فصاحت اس کلمہ کا تنافرِ حروف، مخالفتِ قیاس اور غرابت سے خالی ہوناہے۔

سوال: تنافرِ حروف کیاہے؟

جواب: تنافر کلمہ میں ایک ایسا وصف ہے جو اس کلمہ کو زبان پر ثقیل بنا دیتا ہے اور اس کا بولنا مشکل ہو جاتاہے۔

مثال:

المستشرر

سوال: مخالفتِ قیاس کیا ہے؟

جواب: جب کوئی کلمہ صرفی قانون کے مطابق جاری نہ ہو تو یہ مخالفتِ قیاس ہے۔

مثال (متنبی کا شعر):

فَإِنْ يَكُ بَعْضُ النَّاسِ سَيْفًا لِدَوْلَةٍ

فَفِي النَّاسِ بُوْقَاتٌ لَهَا وَطُبُولُ

یہاں لفظ "بوق" کی جمع "بوقات" آئی ہے، حالانکہ قیاس کے مطابق اس کی جمع "اَبواق" آتی ہے۔

دوسری مثال:

إن بني للئام زهده

ما لي في صدورهم من مودده

قیاس (صرفی قاعدے) کا تقاضا تھا کہ "موددہ" میں دال کا ادغام ہو کر "مودة" پڑھا جائے، لیکن یہاں خلافِ قیاس استعمال ہوا ہے۔

سوال: غرابت کیا ہے؟

جواب: کلمہ کی غرابت یہ ہے کہ اس کا معنی ظاہر نہ ہو۔

مثال:

تكاسا = اجتمع

أمر نفع = انصرف

اطلخم = اشتد

چونکہ اس طرح کے الفاظ اہلِ عرب میں رائج نہیں، اس لیے ان کے معانی ظاہر و مشہور نہیں ہیں۔

سوال: کلام میں فصاحت کیا ہے؟

جواب: کلام میں فصاحت یہ ہے کہ وہ کلمات کے اجتماع سے پیدا ہونے والے تنافر، ضعفِ تالیف اور تعقید سے خالی ہو اور اس کے کلمات بھی فصیح ہوں۔

سوال: تنافرِ کلام کیا ہے

جواب: کلام میں تنافر ایک ایسا وصف ہے جس سے کلام زبان پر بھاری ہو جاتا ہے اور بولنا مشکل ہو جاتا ہے۔

مثال:

أمدحه أمدحه

لمته لمته

یہاں الفاظ اپنی جگہ صحیح ہیں لیکن ان کے جمع ہونے سے کلام میں تنافر پیدا ہو گیا۔

سوال: ضعفِ تالیف کیا ہے

جواب: مشہور نحوی قانون کے خلاف کلام جاری ہو تو اسے ضعفِ تالیف کہتے ہیں۔

سوال: اضمار قبل الذکر کیا ہے؟

جواب: اگر ضمیر پہلے ہو اور مرجع بعد میں ہو تو اسے اضمار قبل الذکر کہتے ہیں جو جائز نہیں۔

مثال (شاعر کا قول):

جزى بنوه أبا الغيلان عن كبر

یہاں "بنوه" کی ضمیر "أباالغیلان" کی طرف لوٹتی ہے جبکہ اس کا ذکر بعد میں آیا ہے۔

سوال: تعقید کیا ہے؟

جواب: مرادی معنی پر کلام کی دلالت پوشیدہ ہو۔

سوال: تعقید لفظی کب ہوتی ہے؟

جواب: جب یہ پوشیدگی تقدیم، تاخیر یا فصل کے سبب سے ہو تو اسے تعقید لفظی کہتے ہیں۔ جب مرادی معنی پر کلام کی دلالت تقدیم، تاخیر یا فصل کے سبب سے پوشیدہ ہو جائے تو اسے تعقید لفظی کہتے ہیں

مثال:

جیسے منبتی کا قول ہے:

جفخت وهم لا يجفخون بها بهم

شيم على الحسب الأغر دلائل

ممدوح کے اخلاق نے فخر کیا حالانکہ وہ خود اپنے اخلاق پر فخر نہیں کرتے، تو یہ اعلیٰ حسب و نسب پر دلیل ہے۔

تعقید معنوی کیا ہے؟

جواب: جب مجاز یا کنایہ کے استعمال سے معنی میں پوشیدگی ہو اور مراد آسانی سے سمجھ میں نہ آئے تو اسے تعقید معنوی کہتے ہیں۔

مثال:

نشر الملك ألسنته في المدينة

بادشاہ نے شہر میں اپنی زبانیں پھیلادیں۔ یہاں "زبانوں" سے مراد جاسوس ہیں۔

سوال: فصاحت متکلم کی تعریف بیان کریں؟

جواب: یہ ایک ایسا ملکہ ہے جس کے ذریعے متکلم فصیح کلام کے ساتھ اپنے مقصود کو بیان کرنے پر قادر ہوتا ہے، وہ کلام جس غرض میں بھی ہو۔

بلاغت

بلاغت کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب: لغوی معنیٰ:

پہنچنا اور انتہا۔

کہاجاتاہے:بلغ فلان مراده۔اور: بلغ الراكب المدينة

بلاغت کی اصطلاحی تعریف :

جواب:اصطلاح میں بلاغت کلام اور متکلم کی صفت ہوتی ہے، کلمہ کی صفت نہیں ہوتی۔

بلاغت کلام کیا ہے؟

جواب:کلام کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا، بشر طیکہ وہ کلام فصیح بھی ہو۔

سوال:حال کیا ہے؟

جواب: حال کا دوسرا نام مقام ہے، اور یہ وہ صورت ہے جو کلام کو ایک خاص انداز میں لانے پر مجبور کرتی ہے۔

مثال:

اگر مخاطب منکر ہو تو متکلم تاکیدی کلام لاتا ہے۔

تعریف کا مقام طوالت کا تقاضا کرتا ہے۔

سمجھدار مخاطب اختصار کا تقاضا کرتا ہے۔

سوال: بلاغت متکلم کیا ہے؟

جواب: یہ ایک ایسا ملکہ ہے جس کے ذریعے متکلم بلیغ کلام کے ساتھ اپنا مقصود بیان کرنے پر قادر ہوتا ہے، اس کی غرض کوئی بھی ہو۔

علم المعانی

سوال: علم معانی کی تعریف کیا ہے؟

جواب: علم معانی وہ علم ہے جس کے ذریعے عربی الفاظ کے ان احوال کی پہچان حاصل ہوتی ہے جن کی وجہ سے مقتضائے حال کی مطابقت پائی جاتی ہے۔ جیسے: ﴿وَإِنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا﴾۔ پہلے حصے میں فعل "أرید" مجہول ہے، اور "أم" کے بعد فعل "أراد" معروف ہے۔

سوال: کلام کتنی قسموں میں تقسیم ہوتا ہے؟

جواب: دو قسموں میں

(1) انشاء

(2) خبر

سوال: خبر کیا ہے؟

جواب: وہ کلام جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہنا صحیح ہو۔ مثال: سافر زید---بکر مقیم

سوال: انشاء کیا ہے؟

جواب: وہ کلام جس کے قائل کو جھوٹا نہ کہا جاسکے۔ مثال: سافر یا زید۔۔۔۔اقم یا بکر

سوال: صدق خبر کیا ہے؟

جواب: خبر کا واقع کے مطابق ہونا۔ مثال: بکر مقیم

سوال: کذب خبر کیا ہے؟

جواب: خبر کا واقع کے مطابق نہ ہونا۔

سوال: خبر کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: دو

(1) جملہ فعلیہ

(2) جملہ اسمیہ

سوال: جملہ فعلیہ کس لیے وضع کیا گیا؟

جواب: مخصوص زمانے میں فعل کے حدوث کا فائدہ دینے کے لیے۔ مثال: ضرب زید (زید نے مارا۔۔۔ زمانہ ماضی میں)

بعض اوقات استمرار تجدّدی کا فائدہ دیتا ہے، اگر قرینہ ہو اور فعل مضارع ہو۔ مثال:

أو كلما وردت عكاظ قبيلة

بعثوا إلى عريفهم يتوسم

سوال:جملہ اسمیہ کس لیے وضع کیا گیا؟

جواب:مسند کو مسند الیہ کے لیے ثابت کرنے کے لیے۔مثال:الشمس مضیئۃ۔ کبھی قرینہ کی وجہ سے استمرار کا فائدہ بھی دیتاہے،بشرطیکہ خبر میں فعل نہ ہو۔مثال:العلم نافع

سوال:جملہ خبریہ اصل میں کس لیے آتا ہے؟

جواب:دو باتوں کے لیے:

(1)فائدہ خبر: مخاطب کو نئی بات بتانا۔مثال:حضر الأمیر

(2)لازم فائدہ خبر: مخاطب کو یہ بتانا کہ متکلم کو اس بات کا علم ہے۔مثال:حضرت أمس

سوال:خبر کن دیگر اغراض کے لیے آتا ہے؟

(1)طلبِ رحم

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

(2) کمزوری کا اظہار

رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي

(3)اظہارِ افسوس

رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنثَى

(4)خوشی کا اظہار

جاء الحق وزهق الباطل

(5)اظہارِ مسرت

أخذت جائزة التقدم

(6)توبیخ

الشمس طالعة

سوال: خبر کی تاکید کے اعتبار سے کتنی صورتیں ہیں؟

جواب : درج ذیل ہے:

(1)تاکید سے خالی: جب مخاطب خالی الذہن ہو۔مثال: أخوك قادم

(2)تاکید جائز:جب مخاطب کو شک ہو۔مثال: إنّ أخاك قادم

(3)تاکید واجب:جب مخاطب منکر ہو۔ مثالیں:إنه لقادم۔۔والله إنه لقادم

نوٹ: انہی تین قسموں کو ابتدائی ، طلبی اور انکاری کہا جاتا ہے۔

سوال: تاکید کے لیے کون سے الفاظ آتے ہیں؟

جواب: درج ذیل ہے:

اِن، اَن

لام ابتداء

حروف تنبیہ

اَلا

ھا

اَما

قسم

نون تاکید ثقیلہ

نون تاکید خفیفہ

حروف زائدہ

حروف تحریض

قد

اَما شرطیہ

انشاء کا بیان

سوال: انشاء کی بنیادی طور پر کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں:

(1) انشاء طلبی: وہ انشاء جس میں مطلوب کی طلب ہو، جبکہ وہ طلب کے وقت حاصل نہ ہو۔

(2) انشاء غیر طلبی: جس میں طلب نہ ہو۔

سوال: انشاء طلبی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: پانچ قسمیں ہیں:

(1) امر

(2) نہی

(3) استفہام

(4) تمنی

(5) ندا

سوال: امر کیا ہے اور اس کے کتنے صیغے ہیں؟

جواب: اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے دوسرے سے کسی کام کی طلب کو امر کہتے ہیں۔ امر کے کتنے صیغے ہیں

جواب: چار

(1) فعل امر

مثال: خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ

(2) مضارع جس کے ساتھ لام امر ہو

مثال: لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ

(3) اسمِ فعلِ امر

مثال: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

(4) مصدر جو فعل امر کے قائم مقام ہو

مثال: سَعْيًا فِي الْخَيْرِ

سوال: امر کن دوسرے معانی میں آتا ہے؟

(1) دعا

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

(2)التماس

أَعْطِنِي الْكِتَابَ

(3) تمنی

ألا أيها الليل الطويل ألا انجلي

(4)ارشاد

فَاكْتُبُوهُ

(5)تہدید

اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ

(6)تعجیز

(7)اہانت

كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا

(8)اباحت

كُلُوا وَاشْرَبُوا

(9)احسان

كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ

سوال: نہی کیا ہے؟

جواب: اپنے آپ کو بلند سمجھتے ہوئے کسی کو کسی فعل سے روکنا نہی ہے۔ مثال: وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ

نہی کے مجازی معانی کتنے ہیں؟

(1) دعا

وَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ

(2) التماس

لَا تَبْرَحْ مِنْ مَكَانِكَ

(3) تمنی

لَا تَطْلُعْ

(4) تہدید

لَا تَعْصِ أَمْرِي

سوال: استفہام کیا ہے؟

جواب: کسی چیز کی طلب کو استفہام کہتے ہیں۔ الھمزۃ، ھل، ما، من، متی، أیان، کیف، أین، أنی، کم، أي۔

ہمزہ:

تصور اور تصدیق دونوں کی طلب کے لیے۔

تصور: مفرد کا علم حاصل کرنا۔

مثال: أَعَلِيٌّ مُسَافِرٌ أَمْ خَالِدٌ

تصدیق: نسبت کا علم حاصل کرنا۔

مثال: أَسَافَرَ عَلِيٌّ

ھل:

صرف تصدیق کے لیے۔

مثال: ھل جاء صدیقک

جواب: نعم یا لا

سوال: ھل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو

(1) ھل بسیطہ

(2) ھل مرکبہ

ما:

(1)اسم کی تشریح

ماالعسجد

(2)حقیقت

ماالإنسان

(3)حال

ما أنت

استفہام کے مجازی معانی کیا ہیں؟

(1)تقریر

هل جزاء الإحسان إلا الإحسان

(2)انکار

أغير الله تدعون

(3)امر

فهل أنتم منتهون

(4) نہی

أَتَخْشَوْنَهُمْ

(5)ترغیب

هل أدلكم على تجارة

(6) تعظیم

من ذا الذی يشفع عنده

(7) تحقیر

أهذا الذی مدحته

(8)توبیخ

(9) تعجب

(10)تنبیہ علی الضلال

(11)وعید

سوال: تمنی کی تعریف بیان کریں:

کسی محبوب چیز کی طلب کرنا جس کے حصول کی امید نہ ہو۔۔۔

یا تو اس لیے کہ وہ محال ہو

یا اس لیے کہ اس کا واقع ہونا بعید ہو — تمنی کہلاتا ہے۔

مثال (محال چیز):

أَلَا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ يَوْمًا

فَأُخْبِرَهُ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيبُ

کاش جوانی ایک دن لوٹ آئے تاکہ میں اسے بتاؤں کہ بڑھاپے نے کیا کیا۔

مثال (بعید الوقوع):

لَيْتَ لِي أَلْفَ دِينَارٍ

کاش میرے پاس ایک ہزار دینار ہوتے۔

سوال: ترجّی کی تعریف کریں؟

اگر کسی بات کے حصول کی امید ہو تو اسے ترجّی کہتے ہیں۔

ترجّی کے لیے عام طور پر لعل اور عسی آتے ہیں۔

مثال: لَعَلَّ اللّٰهُ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا

امید ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا فرمائے۔

حروفِ تمنی چار ہیں:

لیت (اصلی)

ھل

لو

لعل (یہ تین غیر اصلی ہیں)

سوال: نداء کی تعریف کریں؟

اپنے مخصوص حرف کے ذریعے کسی کو متوجہ کرنا نداء کہلاتا ہے۔

حروفِ نداء آٹھ ہیں:

یا

أ

أي

آ

أیا

ھیا

وا

أيا

ہمزہ اور "أي" قریب کے لیے

باقی حروف بعید کے لیے

نداء کے مجازی استعمالات:

کبھی نداء اپنے اصلی معنی سے ہٹ کر دوسرے معنی دیتی ہے:

(1)اظہارِ شکایت

يا مظلوم

(2) جھڑ کنا

يا نفس تُوبي

(3)حسرت

أيا منازل سلمى

(4)درد کا اظہار

أيا قبر معن

(5) یاد کرنا

أیامنزلي سلمی

سوال: انشاء غیر طلبی کیا ہے؟

جواب: انشاء غیر طلبی وہ ہے جس میں طلب نہ ہو۔ یہ حاصل ہوتی ہے:

تعجب سے

قسم سے

عقود کے صیغوں سے (بعتُ، اشتریتُ)

افعالِ مدح وذم سے

افعالِ مقاربہ سے

ذکر وحذف کا بیان

سوال: ذکر کب ضروری ہوتا ہے؟

←جواب: جب مسند الیہ کا نام وضاحت، تاکید، تعجب، یا سامع کے فہم کے لیے ضروری ہو۔

مثال: أُولَـٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ← "أولئک" کے بجائے ضمیر آ سکتا تھا لیکن وضاحت کے لیے ذکر کیا گیا۔

← سامع کے کند ذہن ہونے پر ذکر کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب: تاکہ وہ مسند الیہ کو بھول نہ جائے یا صحیح سمجھ سکے۔

مثال: مَاذَا قَالَ عُمَرُ ← جواب: عُمَرُ قَالَ کَذَا

← جب کوئی عجیب یا حیران کن بات ہو، نام لیا جاتا ہے۔

مثال: علی یُقَاوِمُ الأَسد ← شیر سے آگے بڑھنا حیرت انگیز ہے۔

← تعظیم میں نام بڑا کر کے لیا جاتا ہے، توہین میں کبھی نام کے ذریعے حقارت ظاہر کی جاتی ہے۔

مثال:

رَجَعَ الْمَنْصُورُ ← تعظیم

وَجَعَ الْمَهْرُومُ ← توہین

حذف کے اسباب:

سوال: غیر مخاطب سے بات چھپانے کے لیے کیا کیا جاتا ہے؟

جواب: مسند الیہ کو حذف کیا جاتا ہے۔ مثال:

"اقبل" ← علی آیا، لیکن نام نہیں لیا گیا۔

سوال: تعظیم یا حقیر جاننے کے لیے حذف کب کیا جاتا ہے؟

جواب: تاکہ زبان سے کسی کی بڑائی یا چھوٹ ظاہر نہ ہو۔

مثال: هُمْ قَوْمٌ إِذَا أَكَلُوا اخْفَوْا حَدِيثَهُم ← مسند الیہ حذف

سوال: وزن یا شعر کی حفاظت کے لیے حذف کیسے کیا جاتا ہے؟

جواب: تاکہ وزن یا تجانس برقرار رہے۔

مثال: اِذَا نَطَقَ السَّفِيهُ فَلَا تُجِبْهُ فخر ← "السکوت" مؤخر

سوال: عموم پیدا کرنے کے لیے حذف کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب: کلام کو مختصر کر کے ہر فرد یا ہر چیز پر اطلاق دینا۔

مثال: وَاللهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَام ← سب بندوں کے لیے

سوال: تعلیم، ادب یا مخاطب کو خوفزدہ کرنے کے لیے حذف کب ہوتا ہے؟

جواب: کسی بات کو راز میں رکھنے، ادب یا خوف کے لیے حذف کیا جاتا ہے۔

مثال: سرق المتاع ← چور کا ذکر نہیں کیا تاکہ خوف یا سزا ظاہر ہو

تقدیم و تاخیر کا بیان:

سوال: تقدیم و تاخیر کیوں ضروری ہے؟

جواب: دلچسپی پیدا کرنے، انکار یا تعجب ظاہر کرنے، وزن یا ترتیب برقرار رکھنے کے لیے۔

مثال:

ھذاالکلام صحیح فصیح بلیغ← "صحیح" اور "فصیح" ترتیب وجودی کے لیے

سوال: خوشی یا رنج کے اظہار کے لیے تقدیم کیسے ہوتا ہے؟

جواب: مسند الیہ یا فعل کو مقدم کر کے جذبات ظاہر کیے جاتے ہیں۔

مثال:

اَلعَفْوُعَنکَ← خوشی کی وجہ سے مقدم

سوال: تخصیص یا عموم کے لیے تقدیم وتأخیر کب کیا جاتا ہے؟

جواب: تاکہ جملہ میں عمومی یا خصوصی معنی واضح ہوں۔

مثال:

اِیاک نَعبُدُ← عبادت کی تخصیص ظاہر

تعریف وتنکیر کا بیان:

سوال: ضمیر کب لاتے ہیں؟

جواب: اختصار اور مخاطب یا غیبت کے لیے۔

مثال:

أَنَا رَجَوْتُكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ ← انا ضمیر ہے

سوال: اسم موصول کب استعمال ہوتا ہے؟

جواب: جب معنی کو حاضر کرنے کے لیے لازمی ہو یا تعلیل، چھپانا، یا تنبیہ کرنا ہو۔

مثال:

الَّذِي كَانَ مَعَنَا أَمْسِ مُسَافِرٌ ← وہ شخص جو کل ہمارے ساتھ تھا

سوال: معرف باللام کب استعمال ہوتا ہے؟

جواب: جنس یا خاص فرد معلوم کرنے کے لیے۔

مثال:

الإنسانُ حَيَوان ناطق ← جنس انسان

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ← خاص دن

سوال: مضاف کو معرفہ کب بنایا جاتا ہے؟

جواب: جب کسی چیز کی پہچان صرف اضافت سے ممکن ہو تو اسے کسی معرفہ کی طرف مضاف کیا جاتا ہے۔

مثال:

کتاب سیبویہ

سفینۃ نوح

اضافت کی اغراض

سوال: افراد کی کثرت کی وجہ سے اضافت کیوں لائی جاتی ہے؟

جواب: جب افراد کو الگ الگ ذکر کرنا مشکل ہو تو اضافت کے ذریعے سب کو شامل کر لیا جاتا ہے۔

مثال: أهل الحق

أهل البلد کرام

سوال: اضافت کے ذریعے تعظیم کیسے ظاہر کی جاتی ہے؟

جواب: مضاف یا مضاف الیہ کو عظمت دینے کے لیے اضافت کی جاتی ہے۔

مثال:

کتاب السلطان

یہاں کتاب کی تعظیم مقصود ہے۔

اطلاق اور تقیید سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب جملے میں صرف مسند اور مسند الیہ کا ذکر ہو اور کوئی اضافی قید نہ ہو تو حکم مطلق کہلاتا ہے۔

اور جب مسند یا مسند الیہ کے ساتھ کوئی اضافی قید (جیسے مفعول، حال، شرط، نفی وغیرہ) شامل کر دی جائے تو وہ حکم مقید کہلاتا ہے۔

سوال: حکم مطلق کیوں لایا جاتا ہے؟

جواب: جب کسی خاص قید کی ضرورت نہ ہو اور مخاطب کو ہر ممکن صورت اختیار کرنے کی اجازت دینا مقصود ہو تو حکم کو مطلق لایا جاتا ہے۔

سوال: حکم مقید کیوں لایا جاتا ہے؟

جواب: جب کسی خاص غرض، وضاحت، تخصیص یا فائدہ کے حصول کے لیے قید ضروری ہو تو حکم کو مقید لایا جاتا ہے، کیونکہ بغیر قید کے مطلوبہ معنی حاصل نہیں ہوتا۔

سوال: حکم کو کن چیزوں کے ذریعے مقید کیا جاتا ہے؟

جواب: حکم کو درج ذیل امور کے ذریعے مقید کیا جاتا ہے:

مفاعیل خمسہ

حال

تمیز

استثناء

نواسخ

شرط

نفی

توابع (نعت، عطف بیان، بدل وغیرہ)

مفاعیل کے ذریعے تقیید

قصر کا بیان

کسی چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مخصوص طریقے سے خاص کرنا قصر کہلاتا ہے۔

سوال: قصر کی بنیادی قسمیں کون سی ہیں؟

جواب: قصر کی دو قسمیں ہیں:

قصر حقیقی

قصر اضافی

سوال: قصر حقیقی کیا ہے؟

جواب: وہ قصر جس میں کسی چیز کا اختصاص حقیقت اور واقع کے اعتبار سے ہو، نہ کہ کسی اضافت یا نسبت کی وجہ سے، اسے قصر حقیقی کہتے ہیں۔

مثال: لا كَاتِبَ فِي الْمَدِينَةِ إِلَّا عَلِيٌّ۔ شہر میں علی کے علاوہ کوئی کاتب نہیں۔

یہ اس وقت درست ہو گا جب واقعی علی کے سوا کوئی کاتب نہ ہو۔

سوال : قصر اضافی کیا ہے؟

جواب:جب کسی چیز کا اختصاص کسی خاص اعتبار یا نسبت کے لحاظ سے ہو، نہ کہ مطلق حقیقت میں، تو اسے قصر اضافی کہتے ہیں۔

مثال:مَا عَلِيٌّ إِلَّا قَائِمٌ۔ علی صرف کھڑا ہے۔

یعنی اس وقت اس کی حالت کھڑے ہونے کی ہے، باقی تمام صفات کی نفی مقصود نہیں۔

قصر کی مزید تقسیم

سوال:قصر کی دو مزید قسمیں کون سی ہیں؟

جواب:

قصر صفت علی الموصوف

قصر موصوف علی الصفت

سوال:قصر صفت علی الموصوف کیا ہے؟

جواب:جب کسی صفت کو ایک خاص موصوف کے ساتھ مخصوص کر دیا جائے۔

مثال:لا فَارِسَ إِلَّا عَلِيٌّ۔ صرف علی گھڑ سوار ہے۔ یہاں "فارس" (صفت) کو علی (موصوف) کے ساتھ خاص کیا گیا۔

سوال: قصر موصوف علی الصفت کیا ہے؟

جواب:

جب کسی موصوف کو ایک خاص صفت کے ساتھ مخصوص کیا جائے۔

مثال:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ

محمد ﷺ صرف رسول ہیں۔

یعنی آپ ﷺ معبود نہیں ہیں۔

قصر اضافی کی اقسام

سوال : مخاطب کے حال کے اعتبار سے قصر اضافی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:

تین قسمیں ہیں:

قصر افراد

قصر قلب

قصر تعین

قصر افراد کیا ہے؟

جواب:

جب مخاطب کسی کام میں شرکت کا گمان رکھتا ہو اور اسے رد کیا جائے۔

مثال:

مَا أَنَا قُلْتُ

میں نے نہیں کہا۔

یعنی دوسرے شریک نہیں تھے۔

قصر قلب کیا ہے؟

جواب: جب مخاطب کسی اور کے متعلق اعتقاد رکھتا ہو اور اس کا الٹ بیان کیا جائے۔

مثال: أَنَا سَعَيْتُ فِي حَاجَتِكَ۔ صرف میں نے تمہاری حاجت کے لیے کوشش کی۔

سوال: قصر تعیین کیا ہے؟

جواب: جب مخاطب کو معلوم ہو کہ کسی ایک نے کام کیا ہے مگر وہ متعین نہ ہو، تو اسے متعین کر دیا جائے۔

مثال: مَا سَعَى فِي حَاجَتِكَ إِلَّا زَيْدٌ

تمہاری حاجت میں صرف زید نے کوشش کی۔

سوال: قصر کے اہم طریقے کون سے ہیں؟

جواب:

نفی و استثناء

اِنَّمَا

عطف (لا، بل، لیکن)

مفعول یا متعلق کو مقدم کرنا

وصل اور فصل کا بیان:

ایک جملے کو دوسرے جملے پر حرف عطف کے ذریعے ملانا وصل کہلاتا ہے۔

اور حرف عطف کے بغیر جملوں کو الگ رکھنا فصل کہلاتا ہے۔

سوال: وصل کب کیا جاتا ہے؟

جواب: دو اہم مواقع پر:

جب دونوں جملے خبر یا انشاء میں متفق ہوں اور ان کے درمیان مناسبت ہو۔

جب عطف چھوڑنے سے غلط مفہوم پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ جیسے: إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ۔ یہاں دونوں خبری جملے ہیں اور باہم تضاد کی مناسبت ہے۔

سوال: فصل کن مقامات پر ضروری ہے؟

جواب: پانچ مقامات پر فصل ضروری ہے:

کمال اتصال

کمال انقطاع

شبہ کمال اتصال

شبہ کمال انقطاع

توسط بین الکمالین

کمال اتصال کی مثال کیا ہے؟

جواب: جب دوسرا جملہ پہلے کا بدل، بیان یا تاکید ہو۔

سوال: کمال انقطاع کیا ہے؟

جواب: جب دونوں جملوں میں کوئی معنوی مناسبت نہ ہو۔

سوال: ایجاز، اطناب اور مساوات کیا ہیں؟

مساوات کی تعریف:

جواب: مرادی معنیٰ کو ایسی عبارت کے ساتھ ادا کرنا جو اس کے برابر ہو، نہ کم ہو نہ زیادہ، اسے مساوات کہتے ہیں۔ یعنی کلام نہ مختصر ہو نہ طویل، بلکہ درمیانے درجے کے لوگوں کے عرف کے مطابق ہو۔

سوال: ایجاز کی تعریف کیا ہے؟

جواب: عام عرف سے کم الفاظ میں معنیٰ ادا کرنا، لیکن مقصد پوری طرح ادا ہو جائے، اسے ایجاز کہتے ہیں۔

سوال: ایجاز کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:

دو قسمیں ہیں:

ایجاز قصر

ایجاز حذف

سوال: ایجاز قصر کیا ہے؟

جواب: کم الفاظ میں زیادہ معانی ادا کرنا۔

مثال: وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ۔ ترجمہ: تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔

اس مختصر جملے میں بہت سے معانی موجود ہیں (امن، معاشرتی تحفظ، جرم کی روک تھام وغیرہ)۔

سوال: اطناب کی تعریف کیا ہے؟

جواب: معنی کو ایسی زائد عبارت کے ساتھ ادا کرنا جو فائدہ مند ہو، اسے اطناب کہتے ہیں۔

سوال: ایجاز کن وجوہ سے کیا جاتا ہے؟

جواب:

یاد کرنے میں آسانی

سمجھ کو قریب کرنا

مقام کی تنگی

بعض بات کو چھپانا

کلام سے بچاؤ

سوال: اطناب کن اغراض کے لیے کیا جاتا ہے؟

جواب:

معنی کو مضبوط کرنا

وضاحت کرنا

تاکید کرنا

ابہام دور کرنا

سوال: مجاز کی اقسام کیا ہیں؟

مجاز لغوی

مجاز عقلی

سوال: استعارہ کیا ہے؟

جواب:

وہ مجاز جس میں تشبیہ کا تعلق ہو اور حرفِ تشبیہ حذف ہو جائے۔

مثال:

کتاب أنزلناہ إلیک لتخرج الناس من الظلمات إلی النور

یہاں ظلمات اور نور ہدایت و گمراہی کے لیے استعارہ ہیں۔

سوال: استعارہ کی اقسام کیا ہیں؟

مصرحہ:

جس میں مشبہ بہ صراحتاً ذکر ہو۔

مکنّیہ:

جس میں مشبہ بہ حذف ہو اور اس کے لوازم ذکر ہوں۔

مثال: واخفض لهما جناح الذل

سوال: استعارہ مرشحہ، مجردہ، مطلقہ کیا ہیں؟

مرشحہ:

مشبہ بہ کے لوازم ذکر ہوں۔

مجردہ:

مشبہ کے لوازم ذکر ہوں۔

مطلقہ:

کوئی لوازم ذکر نہ ہوں۔

سوال: مجاز مرسل کیا ہے؟

جواب:

وہ مجاز جس میں تشبیہ کا تعلق نہ ہو بلکہ کوئی اور تعلق ہو۔

سوال: مجاز مرسل کے تعلقات کون سے ہیں؟

سببیت

مسببیت

جزئیت

کلیت

محلیت

حالیت

ماکان

ما یکون

سوال: مجاز عقلی کیا ہے؟

جواب:

فعل کی نسبت اس کے حقیقی فاعل کے بجائے کسی اور کی طرف کرنا۔

مثال:

نھارہ صائم

سوال: کنایہ کیا ہے؟

جواب:

وہ لفظ جس کا صریح معنی بھی مراد لیا جاسکتا ہو اور اس سے لازم معنی مراد لیا جائے۔

سوال: کنایہ کی اقسام کیا ہیں؟

صفت کے لیے کنایہ

نسبت کے لیے کنایہ

ذات کے لیے کنایہ

کنایہ کی مزید اقسام:

تلویح

رمز

ایماء

تعریض

علم بدیع

تعریف:

علمِ بدیع وہ علم ہے جس کے ذریعے مقتضائے حال کے مطابق کلام کو خوبصورت بنانے کے طریقے معلوم کیے جاتے ہیں۔

سوال: علمِ بدیع کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں:

محسناتِ معنویہ

محسناتِ لفظیہ

محسناتِ معنویہ:

جواب:

وہ صنعتیں جو معنی میں حسن اور خوبصورتی پیدا کریں، محسناتِ معنویہ کہلاتی ہیں۔

طباق:

دو متضاد الفاظ کو ایک کلام میں جمع کرنا طباق کہلاتا ہے۔

مقابلہ:

دو یا زیادہ چیزیں ذکر کر کے ان کے مقابل الفاظ کو ترتیب کے ساتھ لانا مقابلہ کہلاتا ہے۔

اقتباس:

قرآن یا حدیث کے الفاظ کو شعر یا نثر میں اس طرح لانا کہ صراحت نہ کی جائے کہ یہ قرآن یا حدیث سے ہے، اقتباس کہلاتا ہے۔

تضمین:

کسی دوسرے شاعر کے شعر کا حصہ اپنے شعر میں داخل کرنا اور اس کی طرف اشارہ کرنا تضمین کہلاتا ہے۔

عقد اور حل:

نثر کو نظم میں بدلنا عقد ہے۔

نظم کو نثر میں بدلنا حل ہے۔

تلمیح :

کلام میں کسی مشہور واقعہ، آیت، حدیث یا شعر کی طرف اشارہ کرنا تلمیح کہلاتا ہے۔

حسنِ ابتداء:

کلام کے شروع میں عمدہ الفاظ اور بلیغ ترکیب لانا حسنِ ابتداء کہلاتا ہے۔

حسنِ انتہاء:

کلام کے آخر میں اچھے اور بلیغ الفاظ لانا حسنِ انتہاء کہلاتا ہے۔

ہمارے دیگر کتب کے نوٹس اور مختصر تالیفات کے نام

- فتاویٰ شامی کتاب الطلاق کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کتاب البیوع کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کتاب الوقف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- المعتقد المنتقد کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- الاشباہ والنظائر کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- عقیدۂ طحاویہ کے معروضی سوالات۔
- اجل الاعلام کا خلاصہ اور نقشہ جات۔
- نور الایضاح کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- قدوری شریف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- ہدایہ شریف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- اصول الشاشی کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کافیہ کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- ہدایۃ النحو کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- مرقات کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر کے نوٹس سوالاً جواباً
- مناظرہ رشیدیہ کی تعریف۔

- تلخیص المفتاح کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- دروس البلاغہ کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- المعتقد المنتقد کے معروضی سوالات۔
- علم حدیث اور فقہاء احناف۔
- امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات۔
- اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات۔
- سیرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔
- حجیت حدیث اور منکرین حدیث کا رد۔
- ویلنٹائن ڈے ایک تحقیقی مقالہ۔
- محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم اور انسانی حقوق۔
- قواعد النحو۔
- سات روزہ دورۂ نحو۔
- تراجم المصنفین۔
- وغیرہ مختصر و مطول کتب۔

یہ سب کتب اور نوٹس پڑھنے اور فری ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے گوگل پر اُردو میں سرچ کریں: احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس۔

احمد نواز قادری عطاری جلالی